# مکتوب نگاری

بعض اہلِ قلم نے مکتوب نگاری کو ایک لطیف فن قرار دیا ہے۔ ایسے خطوط بڑی تعداد میں موجود ہیں جن میں اعلیٰ تخلیقی ادب کی شا
پائی جاتی ہے۔

مکتوب نگاری شخصی اظہار کی ایک شکل ہے۔ مکتوب نگار کا مخاطب کوئی ایک شخص ہوتا ہے جب کہ ادب کی دوسری اصنا
میں ایک ساتھ کئی لوگ مخاطب ہو سکتے ہیں۔ کچھ ادیبوں نے ایسے عمدہ خط لکھے ہیں کہ اب مکتوب نگاری کو ایک ادبی صنف کا مر
حاصل ہو چکا ہے۔ ایسے خطوط کا مطالعہ اس اعتبار سے اور بھی دل چسپ ہو جاتا ہے۔

مکتوب نگار کا مخاطب کوئی ہو، اگر مکتوب نگار کی تحریر میں کشش ہو تو خط ہر پڑھنے والے کے لیے دل چسپ ہو سکتا ہے۔
اچھے خطوط ادب پاروں کے طور پر پڑھے جاتے ہیں۔ اردو نثر کی روایت میں غالب، شبلی، مہدی افادی، چودھری محمد علی ردولوی
رشید احمد صدیقی، منٹو، میرا جی اور ابوالکلام آزاد وغیرہ کے خطوط نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

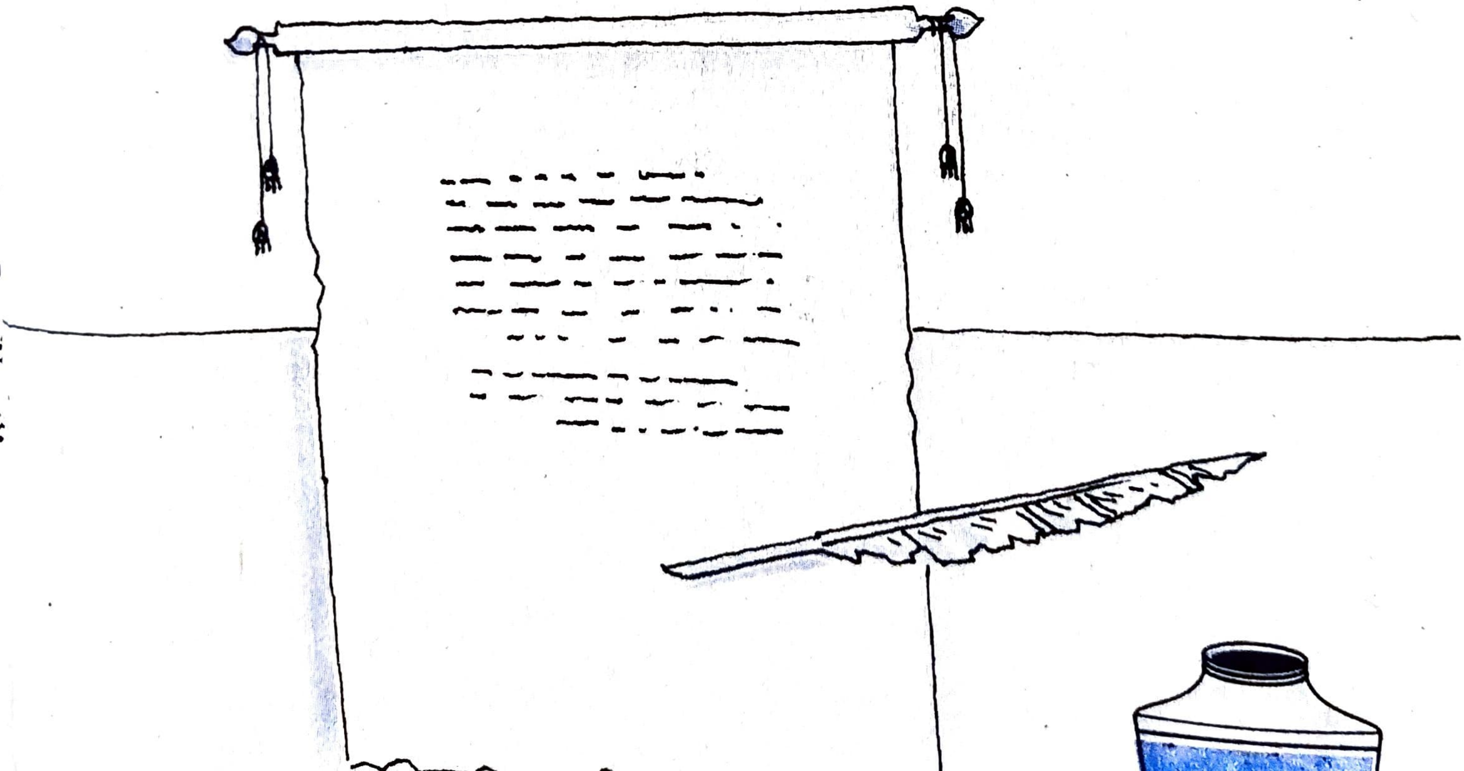

# مرزا غالب

1797 تا 1869

غالب نے نثر نگاری کا آغاز فارسی سے کیا۔ ان کی تین کتابیں 'پنج آہنگ'، 'مہر نیمروز' اور 'دستنبو' قابلِ ذکر ہیں۔ اردو میں بھی ان کے چار نثری رسالے ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ اُنھوں نے مختلف کتابوں پر دیباچے، تقریظیں اور کچھ متفرق تحریریں بھی لکھی تھیں۔ ان میں غالب کی نثر عام طور پر صاف اور سادہ ہے لیکن ان کا سب سے بڑا نثری کارنامہ ان کے خطوط ہیں۔ غالب نے اردو خطوط نگاری کو ایک نیا راستہ دکھایا۔ بقول حالی:

"مرزا کی اردو خط وکتابت کا طریقہ فی الواقع سب سے نرالا ہے۔ نہ مرزا سے پہلے کسی نے خط وکتابت میں اختیار کیا اور نہ ان کے بعد کسی سے اس کی پوری پوری تقلید ہوسکی۔"

غالب نے مراسلے کو مکالمہ بنا دیا۔ ان کے اردو خطوط میں ان کی اپنی زندگی اور زمانے کے بہت دل چسپ نقشے سمٹ آئے ہیں۔ خاص طور پر 1857 کے آس پاس کا ماحول غالب کے خطوط میں جس تفصیل کے ساتھ رونما ہوا ہے، اس کے پیشِ نظر، یہ خطوط ایک تاریخی مواد کی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔ غالب کے اردو خطوط کے دو مجموعے 'عودِ ہندی' اور 'اردوئے معلّٰی' بہت مشہور ہوئے۔ غالب نے جو اسلوب اختیار کیا تھا اس کی نقل کسی سے بھی ممکن نہ ہوسکی۔ واقعہ نگاری، منظر نگاری اور جذبات نگاری کی غیر معمولی مثالیں ان کے خطوط میں بکھری ہوئی ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ طنز و مزاح کا عنصر بھی غالب کی نثر میں ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔

# مکتوب نگاری

آج ہم لوگ مکتوب نگاری کے بارے میں پڑھیں گے کہ مکتوب نگاری ہوتی کیا ہے۔ مکتوب نگاری بھی دوسرے تمام اصناف ادب کی طرح ادب کی ایک صنف ہے۔ جیسے ناول، افسانہ، داستان وغیرہ۔ مکتوب نگاری کا ہی دوسرا نام خطوط نگاری بھی ہے۔ پہلے زمانے میں جب ٹیلیفون، موبائل وغیرہ کا چلن نہیں تھا تو لوگ دور دراز میں رہنے والے اپنے دوستوں، رشتےداروں تک اپنی خیریت کا پیغام پہنچانے اور ~~اسکے~~ انکی خیریت لینے کے لئے خط کا سہارا لیا کرتے تھے۔ لیکن جیسے جیسے ~~ترقی~~ انسان نے ترقی کے مدارج طے کئے خطوط نگاری ~~کے~~ فن نے اپنی پہچان کھو دی۔

خط کا مخاطب کوئی ایک شخص ہی ہوتا ہے۔ اور اس خط سے دلچسپی بھی اسے ہی ہوتی ہے جس کے لئے وہ خط لکھا گیا ہو۔ لیکن ادب کی دوسری اصناف میں ایک ساتھ کئی لوگ مخاطب ہو سکتے ہیں۔ بعض ایسے ادیب گزرے ہیں جنہوں نے ایسے عمدہ خطوط لکھے ہیں کہ اب مکتوب نگاری کو ایک ادبی صنف کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ اس ضمن میں سرفہرست مرزا غالب کا نام لیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ رشید احمد صدیقی، شبلی نعمانی اور ابوالکلام آزاد وغیرہ کے خطوط کتابی حیثیت رکھتے ہیں۔